السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بریلوی عقیدہ رکھنے والے حنفی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ۔ ایک امام دیوبندی عقیدہ رکھتا ہے لیکن قومہ اور جلسہ میں دعا نہیں پڑھتا اور اس کے پیچھے اہل حدیث مقتدی اس کی علجت کی وجہ سے قومہ اور جلسہ کی دعائیں نہیں پڑھ سکتے ، کیا ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جائے گی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) کسی بریلوی حنفی کے پیچھے نماز جائز نہیں کیوں کہ ان کے بعض عقائد واعمال شرکیہ اور کفریہ ہیں (مثلاً آں حضرت ﷺ کے متعلق ان کا یہ عقیدہ کہ آپ کو غیب کا کلی .... علم تھا اور آپ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں ۔ اور اولیاء اللہ کائنات عالم میں تصرف کی قوت رکھتے ہیں اور تصرف کرتے ہیں اور اہل قبور کی حاجت روا سمجھ کر ان سے استمداد واستعانت اور قبروں اور پیروں کو سجدہ وغیرہ ذلک من العقائد الکفریہ) اور شرک وکفر کرنے والوں کے پیچھے قطعاً نماز جائز نہیں ہے ۔ فإنہ لا فرق بین الکفرة من الیہود والنصاری والہنادک وبین ہولاء القبوریین .

(2) اگر یہ دیوبندی امام رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے اور سجدہ کے لیے سر جھکانے سے پہلے کچھ توقف کر کے سجدہ میں جاتا ہے اور پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد بیٹھ جاتا ہے اور قدرت توقف کر کے دوسرے سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے پیچھے اہل حدیث کی نماز ہو جائے گی اگرچہ یہ امام بجز تحمید کے قومہ اور جلسہ بین السجدتین کی دعا نہ پڑھے اور نہ اس کی قدر عجلت کی وجہ سے اہل حدیث مقتدی کو پڑھنے کا موقع ملے ۔ قومہ میں سیدھا کھڑا ہونا اور سجدہ کے لیے جھکنے سے پہلے اطمینان اور قدرے توقف کرنا اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا اور اطمینان اور کچھ توقف کرنا ، فرض ہے ، بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہو سکتی ، اور ان دونوں مقاموں میں دعاء وذکر ضروری نہیں بلکہ سنت ہے ۔ لیکن تعجب ہے ان لوگوں پر جو اپنے تیئں اہل حدیث والجماعت کہلوانے کے باوجود ان صحیح حدیثوں پر عمل نہیں کرتے جن میں قومہ اور جلسہ بین السجدتین کا رکوع وسجدہ کے قریب ہونا اور ان دونوں مقاموں میں دعا وذکر مخصوص مروی اور مذکور ہے ۔ (بخاری ومسلم عن انس : کتاب الأذان ، باب الإکمانینة حین یرفع رأسہ من الرکوع 1/193 ، ومسلم کتاب الصلاة باب اعتدال أرکان الصلاة (472)1/344 وبراء ابن عازب (بخاری کتاب الأذان باب حد إتمام الرکوع والإعتدال فیہ 1/192 ، مسلم کتاب الصلاة باب إعتدال أرکان الصلاة (471)1/343) ، ترمذی ، ابوداوٗد ، ابن ماجہ عن ابن عباس (ترمذی : کتاب الصلاة ، باب مایقول بین السجدتین (284)2/76 ابوداوٗد : کتاب الصلاة ، باب الدعاء بین السجدتین (850)1/530 ، ابن ماجہ : کتاب إقامة الصلاة ، باب مایقول بین السجدتین (898)1/90). احمد عن ابی ہریرة (مسند احمد) ، ترمذی ، ابوداوٗد ، نسائی عن رفاعة الزرقی : ترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء فی وصف الصلاة (302)2/100 ، ابوداوٗد کتاب الصلاة باب صلاة من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود (857-858)1/536 ، نسائی کتاب الافتتاح باب الرخصة فی ترک الذکر فی الرکوع 2/193) ، بخاری ومسلم عن ابی ہریرة (بخاری : کتاب الأذان ، باب مایقول الإمام ومن خلفہ إذا رفع رأسہ من الرکوع 1/193 ، مسلم کتاب الصلاة باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلاة (393)1/293) ، مسلم ترمذی ، ابوداوٗد ، نسائی ، ابن حبان ، دار قطنی عن علی (مسلم : کتاب صلاة المسافرین ، باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامہ (1269/532 ، ترمذی کتاب الصلاة ، باب مایقول الرجل إذا رفع رأسہ من الرکوع (266)2/53 ، ابوداوٗد ، کتاب الصلاة ، باب ما یستفتح بہ الصلاة من الدعاء (670)1/481-482 ، نسائی کتاب الافتتاح باب الذکر والدعاء بین التکبیر والقراءة 129/2 ، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان 3/187-188 ، سنن الدار قطنی 1/342) ، اور ان حدیثوں کی دعاؤں کی بلا دلیل نفل نماز کے ساتھ مخصوص کر کے فرائض میں قصداً دیدہ دانستہ اس سنت ثابتہ کو چھوڑ دیتے ہیں ۔ لکنہ لیس بأول قارورة کسرتہ فلا عجب فانہ قد سول لہم قرینہم رد السنن الصحیحة الثابتة ، حتی صار ذلک عادتہم فلا یبالون بما یفعلون باحادیث رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر یہ دیوبندی امام قومہ میں سیدھا کھڑا ہوئے اور کچھ توقف کئے ہوئے بغیر سجدہ میں گر پڑتا ہے اور پہلے سجدہ کے بعد سیدھا بیٹھنے اور قدرے توقف کرنے کے بغیر دوسرے سجدہ میں چلا جاتا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ۔ (محدث دہلی ج : ش :8 ذی القعدہ 1360ھ دسمبر 1941ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 226

محدث فتویٰ